سلام

شہ کی میثاقِ ازل حسنِ وفا ہوکر رہی / عشق کا حق غیر فانی معجزا ہوکر رہی
تھی ہی تمہیدِ قیامت شہ سے بیعت کی طلب / یہ قیامت ایک دن آخر بپا ہوکر رہی
حُر نے شہ کی راہ روکی تھی مگر عاشور کو / شکل بدلی بے وفائی نے، وفا ہوکر رہی
محو کر دیتی ہے یادِ کربلا دنیا کے غم / ہوک اُٹھی اور سارے دردوں کی دوا ہوکر رہی
یوں علانیہ شہادت حضرتِ شبیرؑ کی / ہستیٔ اسلام کا رازِ بقا ہوکر رہی
کربلا میں دیکھ فوجوں کی شکست اے جبرئیل / یہ شکستِ بابِ خیبر سے سوا ہوکر رہی
دل سے جو فریاد نکلی تھی عزائے شاہ میں / حشر کے دن مژدۂ عفوِ خطا ہوکر رہی
قتلِ سرورؑ کی خوشی قلبِ یزیدِ نحس میں / پُرسشِ روزِ جزا کا دغدغا ہوکر رہی
کربلا میں جو مجاہد جانبِ میداں چلا / راہ اس کی خلد ہی کا راستا ہوکر رہی
دعوتِ حق پر صدا لبیکِ حر کی دشت میں / باغِ جنت میں صدائے مرحبا ہوکر رہی
دل سے ماتیؔ کے اُٹھی موجِ ولائے اہلبیتؑ / لب تک آئی میرِ کوثر کی ثنا ہوکر رہی

سلام

اُن جبینوں کے بھی کیا نامِ خدا توقیر ہے / جن کے سجدوں کو میسّر عتبۂ شبیرؑ ہے
خوب ہیں یہ قصر بھی رضواں مگر یہ تو بتا / تیری جنت میں شبیہِ روضۂ شبیرؑ ہے
فرق ہوسکتا ہے جو ایجاد اور تجدید میں / بس وہی کچھ فرق شانِ احمدؐ و شبیرؑ ہے
کس سے ہو اے حرملہ معصوم بچے پر یہ ظلم / کارنامہ ہے شقاوت کا کہ تیرا تیر ہے
عکس جس کا آسماں پر ہے نمایاں صبح و شام / کربلا وہ خون میں ڈوبی ہوئی تصویر ہے
میں نے قیمت میں دیئے ہیں گوہرِ اشک عزا / اب تو اے رضواں تری جنت مری جاگیر ہے
کیمیا گر میرے ساتھ آ، کیمیا کی فکر چھوڑ / ذرّہ ذرّہ کربلا کی خاک کا اکسیر ہے
کیا کہا اک گوسپند اور معنیٔ ذبحِ عظیم / واہ پیغمبرؐ کی قربانی کی کیا توقیر ہے
ساتھ ہے جوشِ مودّت، راہبر توفیقِ رب / چل دیا، ماتیؔ، نجف کا شوق دامنگیر ہے